115574 ـ مسلمان اپنی ساری زندگی کی نیت اللہ کے لیے کیسے کرے

سوال

مجھے ایك معاملہ سمجھنے میں مشكل درپیش ہے، ہمارے لیے ضروری ہے كہ ہم ہر چیز اللہ كے لیے كریں، مثلا اگر میں اپنا وزن كم كرنا چاہو یا كچھ اگر میں یہ اچھا نظر آنے كے لیے كروں تو كیا یہ نیت غلط ہو گی ؟
اور اگر یہ غلط ہے تو صحیح نیت كیا ہے جو مجھے اس طرح كا كام كرتے وقت كرنی چاہیے، جب لوگ كہتے ہیں كہ تمہیں صرف شادی اللہ كے لیے كرنی چاہیے، اور جو كام بھی كرو اللہ كے لیے كرو، اس كا عملی طور پر كیا معنی كیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان وہ ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی كا مطیع اور فرمانبردار ہو اس كے احكام كو تسلیم كرے، اور شریعت كے امر اور نواہی كے تابع ہو كر اس پر عمل كرے، مسلمان اللہ كی عبادت كرتا ہے كیونكہ وہ اس كا خالق و مالك اور عبادت كا مستحق ہے، وہ اللہ تعالی كی عظمت و قیومیت اور وحدانیت پر ایمان ركھتا ہے، اللہ تعالی اس كے دل اور جان كا مالك ہے، اور اس نے اللہ كے لیے اپنی محبت كو اپنی معاش اور معاد كا مقصد بنایا ہے، اور امید ركھی ہے كہ وہ اسے قبول كرتے ہوئے نیك لوگوں میں شامل كریگا.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

آپ كہہ دیجئے كہ مجھ كو میرے رب نے ایك سیدھا راستہ بتایا ہے كہ وہ ایك مستحكم دین ہے جو ابراہیم علیہ السلام كا طریقہ ہے، جو اللہ كی طرف یكسو تھے، اور وہ شرك كرنے والوں میں سے نہ تھے .

آپ فرما دیجئے كہ یقیناً میری نماز میری ساری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالصتا اللہ ہی كے لیے ہے جو سارے جہاں كا مالك ہے .

اس كا كوئی شریك نہیں اور مجھ كو اسی كا حكم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں **الانعام** (161 ـ 163).

جو كوئی بھی یہ معنی سمجھ لے اور اسے اس كا شعور ہو جائے وہ اپنی زندگی كے تمام معاملات میں اللہ كے قرب كی نیت ركھتا ہے، چنانچہ جب وہ سوتا ہے اس سے وہ اجر و ثواب كی نیت ركھے، كہ وہ سو اس لیے رہا ہے كہ

بیدار ہو کر عبادت کرنے کے لیے راحت حاصل کرے، اور جب کھائے یا پئے تو اس سے اس کا مقصد اللہ کے حقوق کی ادائیگی کے لیے قوت کا حصول ہوتا ہے، اور جب شادی کرتا ہے تو اسکا مقصد عفت و عصمت کو محفوظ رکھا ہوتا ہے، اور حرام سے اجتناب کر کے حلال میں مشغول رہتا ہے، اور جب اولاد طلب کرتا ہے تو اس کا مقصد نیك و صالح اولاد ہوتا ہے جو زمین میں اللہ کے منہج کو چلائے، اور جب کلام کرتا ہے تو خیر و بھلائی کی بات کرتا ہے، اور جب خاموش رہتا ہے تو شر سے رك کر ایسا کرتا ہے.

اپنے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے وہ اجروثواب کی امید رکھتا ہے، اور جب تعلیم حاصل کرتا ہے، اور پڑھتا ہے تو بھی اس میں اجروثواب کی نیت رکھتا ہے.. تو اس طرح سارے اعمال میں اس کا مقصد یہی ہوتا ہے.

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" چاہیے کہ وہ وہی مباح کام کرے جو اس کے لیے اطاعت و فرمانبرداری میں ممد و معاون ہوں، اور اس کا اس سے مقصد اطاعت میں معاونت ہو " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10 / 460 - 461).

ایك مسلمان اپنی زندگی اور سارے اعمال کس طرح اللہ کے لیے بنانے کی نیت کر سکتا ہے، جو اختصار کے ساتھ بیان ہوا اور اسے دو چیزوں میں اجمالی طور پر بیان کرنا ممکن ہے:

1 - وہ اپنے اعمال میں شریعت کا التزام کرے، نہ تو کوئی واجب اور فرض ترك کرے، اور نہ ہی کسی ممنوعہ امر کا مرتکب ٹھرے.

2 - وہ اپنے دل احساس رکھے کہ وہ اس عمل کے ذریعہ اجروثواب اور اللہ کے قرب تك کیسے پہنچ سکتا ہے - چاہے وہ اصل میں دنیاوی کام ہی ہو -.

اور یہ چیز وزن کم کرنے کے متعلق آپ کے مخصوص سوال پر فٹ کیا جا سکتا ہے، چنانچہ جو شخص اپنی صحت کی حفاظت کرنے کے لیے وزن کم کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ اپنے واجبات اور فرائض کی بجا آوری اور اللہ کے حقوق کی مکمل طور پر ادائیگی کر سکے، یا اس کا ارادہ بیوی کے لیے خوبصورت بننا ہو تا کہ وہ آپس میں سعادت و مودت اور محبت کی زندگی بسر کر سکیں، یا اس مخلوق کے لیے خوبصورتی اختیار کرنے کا ارادہ ہو تا کہ وہ لوگوں کے درمیان مقبول بن سکے، اور ان سے تعلقات رکھ سکے، تو یہ ایك اچھا اور بہتر مقصد ہے ان شاء اللہ اس پر اسے اجروثواب حاصل ہو گا.

اسی طرح اس مباح فعل سے وہ کفار کی مشابہت، یا پھر نوجوان لڑکیوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لیے خوبصورت بنے،

یا اس طرح کے دوسرے شیطانی مقاصد تو اس سے وہ سزا اور گناہ کا مستحق ٹھرے گا.

اور اسی طرح باقی سارے مباح امور سر انجام دینے والے کو اجروثواب اسی صورت میں حاصل ہو گا جب وہ اس میں خیر و فضل اور اجروثواب کے مقاصد کی نیت کرے.

ابن الحاج رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مباح نیت کے ساتھ مندوب میں منتقل ہو جاتا ہے " انتہی

دیکھیں: المدخل (1 / 21).

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے ان مقربین کے خواص ذکر کیے ہیں اچھی اور بہتر نیت کی وجہ سے جن کے حق میں مباح امور اطاعت و فرمانبرداری اور تقرب میں بدل جاتے ہیں، تو ان کے حق میں مباح متساوی طرفین نہیں ہوتے، بلکہ ان کے اعمال راجح ہیں " انتہی

دیکھیں: مدارج السالکین (1 / 107).

اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا:

" تم جو بھی نفقہ اور خرچ کرو اور اس سے مقصد اللہ کی رضا ہو تو اس پر تمہیں اجروثواب حاصل ہو گا، حتی کہ جو چیز تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھتے ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (56) صحیح مسلم حدیث نمبر (1628).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث پر تعلیقا کہتے ہیں:

" اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ: جب مباح چیز کے ساتھ اللہ کی رضا کا ارادہ کیا جائے تو وہ اطاعت بن جاتا ہے اور اس پر اجروثواب حاصل ہوتا ہے، اور اسی چیز پر متنبہ کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو "

کیونکہ انسان کی بیوی دنیاوی حصہ میں سب سے زیادہ خاص چیز اور اس کی مباح شہوات اور جائے پناہ ہے، اور جب وہ اس کے منہ میں لقمہ رکھے تو عام طور پر عادتا مباح سے ہنسی و مزاح اور اور لذت حاصل کرنے میں شامل ہوتا ہے، اور یہ چیز اطاعت و فرمانبرداری اور اخروی امور سے سب سے زیادہ بعید ہے، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اگر اس لقمہ میں بھی اللہ کی رضا کا مقصد ہو تو اس سے اجروثواب حاصل

ہوتا ہے، تو اس حالت کے علاوہ دوسری حالتوں میں جب اللہ کی رضا کا ارادہ ہو تو بالاولی اجروثواب حاصل ہو گا، اور اس ضمن میں یہ بھی آتا ہے کہ انسان جب کوئی ایسا کام اور چیز کرے جو اصل میں مباح ہو، اور اس کا مقصد اللہ کی رضا ہو تو اسے اس پر اجر و ثواب حاصل ہو گا یہ بالکل اس کھانے کی طرح جس میں یہ نیت کی جائے کہ اس سے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں تقویت حاصل کرنی ہے، اور اسی طرح نیند سے ارادہ یہ ہو کہ وہ نشیط اور چست ہو کر عبادت کے لیے اٹھ سکے، اور اپنی بیوی اور لونڈی سے استمتاع اور فائدہ اس لیے حاصل کرتا ہے تا کہ اپنی نظر اور نفس کو حرام سے بچا سکے، اور بیوی کا حق پورا کر سکے، اور اسے نیك و صالح اولاد مل جائے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کا معنی بھی یہی ہے:

" اور تم میں سے کسی ایك کے ٹکڑے (شرمگاہ) میں بھی صدقہ ہے "

واللہ تعالی اعلم " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم (11 / 77).

اور امام سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مباح امور اور عادات میں اگر انسان نیك نیت رکھے تو بندے کو اس کا اجروثواب حاصل ہوتا ہے، اس کی انہوں نے جو دلیلیں دی ہیں ان میں سب سے بہتر اور اچھا استدلال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے ہے:

" اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو "

اس لیے اگر اس سے اللہ کے قرب کا مقصد ہو تو اس پر انسان کو اجروثواب حاصل ہوتا ہے، اور اگر وہ قرب کا مقصد نہ رکھے تو اسے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوتا " انتہی

دیکھیں: شرح نسائی للسیوطی (1 / 19).

اور اس سلسلہ میں اہل علم کی جانب سے بہت ساری نقول موجود ہیں.

مزید آپ سوال نمبر (69960) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن - ہمارے سائل بھائی - آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے مباحات میں اچھی اور قرب کی نیت کرنے کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ بطور وجوب اور لازم نہیں؛ کیونکہ اگر یہ واجب اور لازم ہو تو مباح نہیں ہو گا، بلکہ وہ واجب ہو گا اور اس کے ترک کرنے پر انسان گنہگار ہوتا ہے.

لیکن جس شخص کا کسی کام کو سرانجام دینے میں مقصد صرف اپنی نفسی رغبت، یا اپنی شہوت یا حاجت و ضرورت پوری کرنا ہو، یا مباح سے فائدہ حاصل کرنا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں جو وہ کر رہا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اسے علم ہو کہ وہ جو کر رہا ہے اس کی شریعت نے رخصت اور اجازت دی ہے؛ لیکن جس طرح مجرد وہ عمل کرنے کا اس پر کوئی گناہ نہیں اسی طرح اس کو مجرد وہ عمل کرنے کا کوئی اجروثواب حاصل نہیں ہو گا.

والله اعلم .